26198 ـ نماز جمعہ کے ساتھ نماز عصر جمع کرنا صحیح نہیں

سوال

میں دوران سفر ایك بستی میں رکا اور بستی والوں کے ساتھ نماز جمعہ ادا کی، اور نماز جمعہ کے بعد اٹھ کر عصر کی نماز ادا کرلی، یعنی میں نے جمعہ اور عصر کو جمع کیا، میرے ساتھ کچھ دوست تھے جنہوں نے مجھ پر اعتراض کیا اور کہنے لگے جمعہ کے ساتھ عصر کی نماز جمعہ کرنا جائز نہیں، اس کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

آپ کے دوست کا کہنا صحیح ہے کہ نماز جمعہ کے ساتھ عصر جمع نہیں ہو سکتی، بلکہ شریعت میں نماز ظہر کو نماز عصر اور نماز مغرب کو نماز عشاء کے ساتھ جمع کرنا ثابت ہے.

اس بنا پر آپ جمعہ کے ساتھ جمع کردہ عصر کی نماز لوٹائیں، کیونکہ آپ نے نماز وقت سے قبل ادا کی تھی، اور وقت سے قبل نماز ادا کرنا باطل ہے صحیح نہیں.

اس مسئلہ میں شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا ہے:

" جس حالت میں نماز ظہر کو عصر کے ساتھ جمع کرنا جائز ہے، اس حالت میں نماز جمعہ کے ساتھ عصر جمع کرنا جائز نہیں.

اگر کوئی مسافر کسی علاقے سے گزرے اور ان کے ساتھ نماز جمعہ ادا کرے تو اس سے کے جمعہ کے ساتھ عصر کی نماز جمع کرنی جائز نہیں.

اور اگر بارش ہو تو نمازیں جمع کرنا مباح ہیں ۔ بارش کی بنا پر ظہر اور عصر کی نماز جمع کرنا جائز ہے ۔ لیکن عصر کو جمعہ کے ساتھ جمع کرنا جائز نہیں.

اور اگر وہ مریض جس کے لیے نمازیں جمع کرنا جائز ہوں نماز جمعہ میں حاضر ہو تو نماز جمعہ کے ساتھ عصر

کی نماز جمع کرنا جائز نہیں.

اس کی دلیل مندرجہ ذیل فرمان باری تعالی ہے:

یقینا مؤمنوں کے لیے وقت مقررہ پر نماز کی ادائیگی فرض کی گئی ہے النساء (103).

یعنی: نماز وقت مقررہ کے لیے فرض ہے، اور اس اجمالی وقت میں مندرجہ ذیل فرمان میں بیان کیا ہے:

آفتاب کے ڈھلنے سے لیکر رات کی تاریکی تك نماز قائم کریں، اور فجر کا قرآن پڑھنا بھی، یقینا فجر کے وقت کا قرآن پڑھنا حاضر کیا گیا ہے الاسراء(78).

لہذا آفتاب کا ڈھلنا، سورج کا زوال ہے، اور رات کی تاریکی، رات کا اندھیرا چھا جانا ہے، اور یہ آدھی رات ہے، یہ وقت چار نمازوں کو مشتمل ہے، ظہر، عصر، مغرب، اور عشاء، ان سب کو ایك ہی وقت میں جمع کیا گیا ہے؛ کیونکہ ان کے اوقات میں کوئی انفصال نہیں، اس لیے جب بھی ایك نماز کا وقت ختم ہوا اس کے بعد والی نماز کا وقت شروع ہو جائیگا، اور نماز فجر کے وقت میں انفصال ہے، کیونکہ یہ نماز عشاء کے ساتھ نہیں ملتی اور نہ ہی نماز ظہر کے ساتھ متصل ہے.

سنت نبویہ میں ان اوقات کی تفصیل مندرجہ ذیل حدیث میں کچھ اسطرح بیان ہوئی ہے:

عبد اللہ بن عمرو بن عاص اور جابر رضی اللہ تعالی عنہما وغیرہ بیان کرتے ہیں کہ:

" ظہر کی نماز کا وقت زوال آفتاب سے لیکر ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہونے تك ہے، اور نماز عصر کا وقت ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہونے سے لیکر غروب آفتاب تك ہے، لیکن سورج زرد ہو جانے کے بعد ضرورت کی بنا پر نماز ادا کرنے کا وقت ہے، اور نماز مغرب کا وقت غروب آفتاب سے لیکر سرخی غائب ہونے تك ہے، اور نماز عشاء کا وقت سرخی غائب ہونے سے لیکر آدھی رات تك ہے، اور نماز فجر کا وقت طلوع فجر سے لیکر طلوع آفتاب تك ہے.

کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ میں نمازوں کے اوقات کی حدود یہ ہیں جو بیان ہوئی ہے.

لہذا جس نے بھی کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ میں محدود کردہ وقت سے قبل نماز ادا کی وہ گنہگار ہے، اوراسکی نماز واپس کردی جائیگی کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

اور جو كوئى بھى اللہ تعالى كى حدود سے تجاوز كريگا وہى ظالم ہيں البقرۃ (229).

اور اس ليے بھى كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" جس نے بھى كوئى ايسا عمل كيا جس پر ہمارا حكم نہيں تو وہ عمل مردود ہے "

اور اسى طرح جس نے بغير كسى شرعى عذر كے وقت گزر جانے كے بعد نماز ادا كى وہ بھى مردود ہے.

لہذا جس شخص نے زوال آفتاب سے قبل ہى ظہر كى نماز ادا كر لى تو اس كى نماز باطل اور مردود ہے، اسے وہ نماز دوبارہ ادا كرنا ہو گى، اور جس شخص نے نماز عصر وقت ہر چيز كا سايہ ايك مثل ہونے سے قبل ادا كرلى اس كى نماز بھى باطل اور مردود ہے، اسے بھى نماز دوبارہ ادا كرنا ہو گى، ليكن اگر كوئى شرعى عذر ہے تو اسكے ليے جمع جائز ہے اور وہ اسے نماز ظہر كے ساتھ مقدم كرتے ہوئے جمع كر سكتا ہے.

اور جس شخص نے مغرب كى نماز غروب آفتاب سے قبل ادا كر لى تو اس كى نماز باطل اور مردود ہو گى، وہ نماز دوبارہ ادا كرے گا.

اور جس نے نماز عشاء سرخى غائب ہونے سے قبل ادا كى تو اس كى نماز بھى باطل اور مردود ہے، اسے وہ نماز دوبارہ ادا كرنى چاہيے، ليكن اگر كوئى شرعى عذر ہے جس كى بنا پر نمازيں جمع ہو سكتى ہيں تو وہ نماز عشاء كو مقدم كر كے مغرب كے ساتھ ادا كرسكتا ہے.

اور جس شخص نے نماز فجر طلوع فجر سے قبل ادا كى تو اس كى نماز باطل اور مردود ہے، اسے وہ نماز دوبارہ ادا كرنا ہو گى.

كتاب اللہ اور سنت رسول صلى اللہ عليہ وسلم كا تقاضا يہى ہے.

اس بنا پر جس نے عصر كى نماز جمعہ كے ساتھ جمع كى اس نے وقت شروع ہونے سے قبل نماز ادا كى، جو كہ ہر چيز كا سايہ ايك مثل ہے، تو اس كى نماز باطل اور مردود ہے.

اگر كوئى قائل يہ كہے كہ:

كيا جمعہ كے ساتھ عصر كو جمع كرنے كے ليے ظہر كے ساتھ عصر كو جمع كرنے پر قياس نہيں كيا جا سكتا ؟

اس کا جواب یہ ہے کہ:

یہ کئی ایک وجوہات کی بنا پر جائز نہیں:

اول: یہ عبادات میں قیاس ہے.

دوم:

نماز جمعہ ایک مستقل اور منفرد نماز ہے، اس کے احکام ظہر کی نماز سے مختلف ہیں جن کی تعداد تقریبا بیس سے بھی زیادہ ہے، اس طرح کے فرق ہونے کی صورت میں دونوں نمازوں کو ایک دوسری کے ساتھ ملحق کرنے اور ملانے میں مانع ہیں.

سوم:

یہ قیاس ظاہر سنت کے خلاف ہے، کیونکہ صحیح مسلم میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے حدیث مروی ہے کہ:

" مدینہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر، مغرب اور عشاء بغیر کسی خوف اور بارش کے جمع کیں"

تو جب ان سے اس کے متعلق دریافت کیا گیا تو ان کا جواب تھا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ امت حرج اور مشکل میں نہ پڑے.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں بارش ہوئی جس میں مشقت بھی تھی لیکن اس کے باوجود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جمعہ اور عصر کو جمع نہیں کیا، جیسا کہ صحیح بخاری وغیرہ میں انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہما سے حدیث مروی ہے کہ:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے روز منبر پر بارش کے لیے دعا فرمائی اور جب منبر سے نیچے اترے تو آپ کی داڑھی سے بارش کے قطرے ٹپک رہے تھے"

اور یہ اس وقت ہو سکتا ہے جب بارش بہت زیادہ ہو اگر نماز جمعہ اور عصر جمع کرنی جائز ہوتی تو جمع کرتے، راوی کہتے ہیں:

" اور دوسرے جمعہ كے روز ايك شخص مسجد ميں داخل ہوا اوركہنے لگا: اے اللہ تعالى كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم مال غرق ہو رہا ہے، اور گھر منہدم ہو رہے ہيں، اللہ تعالى سے بارش ركنے كى دعا فرمائيں "

اور اسطرح كى حالت يہ ضرورى ہے كہ راستوں ميں كيچڑ ہو جو جو عصر اور جمعہ جمع كرنے كو مباح كر دے، اور اگر كوئى قائل يہ كہے كہ: عصر كو جمعہ كے ساتھ جمع كرنے كى ممانعت كى دليل كہاں ہيں ؟

تو اس كا جواب ہے كہ:

يہ سوال كيا ہى نہيں جا سكتا؛ كيونكہ عبادات ميں اصل تو ممانعت ہے ليكن اگر كوئى دليل پائى جائے، لہذا جو شخص ظاہرى يا باطنى اعمال كے ساتھ عبادت كرنے سے منع كرے اس سے ممانعت كى دليل نہيں مانگى جائيگى بلكہ دليل تو اس سے طلب كى جائيگى جو اس كو عبادت سمجھ كر سرانجام دے رہا ہے، كيونكہ اللہ تعالى نے ان لوگوں كو جو بلا شرع كے عبادت كرتے تھے ان كے متعلق يہ فرمايا ہے:

كيا ان كے ليے كوئى ايسے شريك ہيں جنہوں نے ان كے ليے ايسا دين مشروع كر ديا جس كى اللہ تعالى نے اجازت ہى نہيں دى الشورى (21).

اور ايك مقام پر اللہ تعالى كا فرمان ہے:

آج ميں نے تمہارے ليے تمہارے دين كو مكمل كر ديا ہے، اور تم پر اپنى نعمت كو پورا كر ديا ہے، اور تمہارے ليے اسلام كے دين ہونے پر راضى ہو گيا ہوں المآئدۃ (3).

اور پھر نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" جس نے بھى كوئى ايسا عمل كيا جس پر ہمارا حكم نہيں تو وہ عمل مردود ہے "

تو اس بنا پر: اگر كوئى قائل يہ كہتا ہے كہ: عصر كو جمعہ كے ساتھ جمع نہ كرنے كى دليل كيا ہے ؟

ہم اسے يہ كہينگے:

اس كے جائز كى دليل كيا ہے ؟

كيونكہ اصل تو يہ واجب ہے كہ نماز عصر كو اس كے وقت ميں ادا كيا جائے، اور جمع كرنے كے سبب كى

موجودگی میں اس اصل کی خلاف کرتے ہوئے نمازیں جمع ہونگی، اور اس کے علاوہ باقی میں اپنے اصل پر ہی رہے گی وہ یہ کہ اسے وقت سے پہلے ادا کرنا ممنوع ہے.

اور اگر کوئی قائل یہ کہے: اچھا یہ بتائیں کہ اگر وہ نمازجمعہ کی ادائیگی میں نماز ظہر کی نیت کر لے تا کہ نماز عصر جمع کر سکے تو کیا حکم ہو گا ؟

اس کا جواب یہ ہے کہ:

اگر تو شہر والوں کے امام یعنی شہر والوں نے جمعہ میں نماز ظہر کی نیت کر لی تو اس کے باطل اورحرام ہونے میں کوئی شك نہیں؛ کیونکہ ان پر جمعہ کی ادائیگی واجب ہے، اور اگر وہ اسے ترک کر کے نماز ظہر ادا کرتے ہں تو انہوں نے شرعی حکم کی مخالفت کی، تو اس طرح ان کا عمل باطل اور مردود ہو گا، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس نے بھی کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں تو وہ عمل مردود ہے "

لیکن اگر نماز جمعہ میں ظہر کی نیت کرنے والا شخص مسافر ہے تو اس نے جمعہ ادا کرنے والوں کے ساتھ اس لیے ظہر کی نیت سے جمعہ ادا کیا کہ وہ نماز عصر کو اس کے ساتھ جمع کر لے تو یہ بھی صحیح نہیں.

کیونکہ جب وہ جمعہ میں حاضر ہو چکا ہے تو اس کے لیے نماز جمعہ ادا کرنا لازم ہے، اور جس پر نماز جمعہ لازم ہو اور وہ امام کے سلام ادا کرنے سے قبل ظہر کی نماز ادا کرے تو اس کی ظہر صحیح نہیں ہو گی، اور اگر بالفرض اسے صحیح بھی مان لیا جائے تو اس نے اپنے آپ کو بہت زیادہ اورعظیم اجر سے محروم رکھا ہے، جو کہ نماز جمعہ کا اجروثواب تھا.

یہ اور پھر " المنتھی " اور " الاقناع " کے مولفین جو کہ حنبلی علماء میں سے ہیں نے بیان کیا ہے کہ:

نماز جمعہ کے ساتھ نماز عصر جمع کرنا صحیح نہیں، انہوں نے یہ نماز جمعہ کے بیان کے ابتداء میں ہی اسے بیان کیا ہے.

میں یہ بحث اتنی لمبی ضرورت کی بنا پر کی ہے، اللہ تعالی سے دعاء ہے کہ وہ ہمیں صحیح راستہ پر چلائے، اور بندوں کو فائدہ اور نفع دے، یقینا اللہ تعالی بڑا سخی اور کرم والا ہے" اھ

دیکھیں: فتاوی ابن عثیمین (15 / 371 ـ 375).

واللہ اعلم .